السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ صاحب مسئلہ یہ درپیش ہے کہ ایک دکان ہے، جس میں جو سامان ہے وہ خرید و فروخت ہونے کی وجہ سے کم زیادہ ہوتا ہے تو اس طرح اس مال پر پورا سال بھی نہیں گزرتا ہے۔ کیا اس دکان کے مال سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے؟ اور اگر ہے تو کیا دکان کی ہر چیز کی قیمت لگا کر حساب کرکے ادا کی جائے یا ویسے ہی اندازے کے ساتھ زکوٰۃ نکال دے، جبکہ کچھ قرض لینے اور دینے بھی ہیں۔ (کلیم انور، ہزارہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو ماہ آپ نے زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لیے متعین فرمایا ہے اس ماہ جتنا سودا برائے فروخت دکان میں موجود ہے۔ خواہ اس پر سال گزرا ہے یا نہیں۔ اس کی حالیہ قیمت لگا لیں، لاوکس ولا شطط۔ پھر جتنی رقم آپ کے پاس نقد موجود ہے یا آپ نے لوگوں سے لینی ہے وہ دونوں اس سودے کی قیمت میں جمع کرلیں اور جو قرض آپ نے دوسروں کو دینا ہے وہ اس میزان سے نکال لیں، جو باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کردیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے ہم اس مال کی زکوٰۃ ادا کریں جو ہم نے تجارت کے لیے تیار کررکھا ہے۔] ١٦ ٧ ١٤٢٣ھ]

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل](#)

جلد 02 ص 407

محدث فتویٰ